2686-اگر عورت ملازمت کرتی ہو تو کیا گھریلو اخراجات پورے کرنے اس کے ذمہ ہیں

سوال

کیا ملازمت کرنے والی عورت گھریلو اخراجات کی ذمہ دار ہے کیونکہ اس کے خاوند کا کہنا ہے کہ اگر وہ گھریلو اخراجات برداشت نہیں کرے گی تو وہ ملازمت نہیں کرسکتی ؟

اور کیا بیوی کی تنخواہ میں خاوند کا کوئی حق ہے کہ وہ بیوی کی ملازمت کے مقابلہ میں اس کا تقاضا کرے ؟

اوراگر بیوی پر گھریلو اخراجات کرنے ضروری ہیں تو پھر خاونداور بیوی کے مابین اخراجات کا تناسب کیا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

روزی کی تلاش اورکام کاج کے سلسلہ میں اپنے وطن سے دور رہنے والے خاونداور بیوی کے مابین گھریلو اخراجات کے مسئلہ میں ضروری ہے کہ دونوں کے مابین مصالحت ہو اوروہ کسی بھی قسم کا نزاع نہیں ہونا چاہیے ۔

اخراجات کے وجوب کے بارہ میں مسئلہ مختلف ہے جس میں تفصیل ہے :

1-اگر خاوند نے آپ کی ملازمت پر یہ شرط رکھی ہے کہ گھریلو اخراجات آپ اوراس دونوں کے ذمہ ہوں گے وگرنہ آپ کو ملازمت کرنے کی اجازت نہیں ہے ۔

مسلمان تو اپنی شروط پر قائم رہتے ہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی فرمان ہے :

(مسلمان اپنی شروط پر ہیں لیکن وہ شرط جو حرام کو حلال اوریا پھر حلال کو حرام کردے) ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے :

(شرائط میں سے سب سے زیادہ وہ شرط پوری کرنا ضروری اورحقدار ہے جس کے ساتھ تم بیوی کو حلال کرتے ہو) ۔

یعنی نکاح کے وقت جو شرائط رکھی جائیں وہ زیادہ حق رکھتی ہیں کہ انہیں پورا کیا جائے ، لھذا تمہارے مابین اگر کوئی شرط ہے تو تم اپنی ان شروط پر ہی ہو اوران کا پورا کرنا ضروری ہے ۔

2-لیکن اگر تمہارے مابین کوئی شرط نہیں تو پھر سب کے سب گھریلو اخراجات خاوند کے ذمہ ہیں نہ کہ بیوی کے ذمہ اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے خاوند کو ہی اس کا ذمہ دار ٹھرایا ہے ۔

اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے :

{کشادگی والے کو اپنی کشادگی میں سے خرچ کرنا چاہیے}.۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

.{اور تمہاری بیویوں کا نان ونفقہ اورلباس احسن طریقے پر تمہارے ذمہ ہے}.

لھذا ہر قسم کا خرچہ خاوند کے ذمہ ہی ہے وہی ہے جو گھریلو ضروریات کو پورا کرنے کا ذمہ دار ہے اوراپنی بیوی بچوں کے اخراجات بھی برداشت کرے گا ، اگر بیوی کام کرتی ہے تو وہ اس کی معیشت ہے اوراس کی تنخواہ ہے جس میں کسی دوسرے کا حق نہیں اس لیے کہ وہ اس کے کام اورتھکاوٹ کے بدلہ اسے ملتی ہے ۔

اورخاوند نے ہوسکتا ہے کہ بیوی سے ازدواجی تعلقات قائم کرتے وقت اس کے ساتھ کوئی شرط نہ رکھی ہو کہ اخراجات اس کے ذمہ ہوں گے یا پھر نصف اخرجات کی وہ ذمہ دار ہوگی یا کوئی اورشرط ، لیکن یہ ہوسکتا ہے کہ بیوی اپنی اس تنخواہ سے اگر کچھ اپنے خاوند کواپنی رضامندی اورخوشی سے ادا کردے تو اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ہاں اگر وہ خود اپنی خوشی اوررضامندی سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے خوش ہوکر شوق سے کھاؤ پیو}. النساء (4) ۔

لیکن اگر اس نے بیوی سے تعلقات استوار کرتے وقت کوئی شرط رکھی تھی وہ پھر اسے شرط پوری کرنا ہوگی اور مسلمان اپنی شرائط پوری کرتے ہیں جیسا کہ اوپر بیان بھی کیا جاچکا ہے ۔

اورمیں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ اپنی رضامندی اورخوشی سے اپنی تنخواہ میں سے کچھ نہ کچھ اپنے خاوند کوادا کردیں تا کہ جھگڑے کا خاتمہ اوراس کا حل ہوسکے ، اوراشکال بھی جاتا رہے اورآپ کی زندگی بھی راحت واطمنان اورہنسی خوشی بسر ہو ۔

تو آپ دونوں آدھی تنخواہ یا پھر چوتھا حصہ اوریا پھر تیسرے حصہ پر آپس میں اتفاق کرلیں تا کہ مشکلات کا خاتمہ ہو اور جھگڑے کی جگہ اطمنان وراحت اورہنسی خوشی جگہ حاصل کرسکے ۔

یا پھر دوسری بات یہ ہے کہ خاوند اجازت دے دے اوراپنے رب کی تقسیم پر راضی ہوتا ہوا حسب استطاعت اخراجات پورے کرے اورآپ کو اپنی پوری تنخواہ رکھنے کی اجازت دیتا ہوا اس سے دستبردار ہوجائے ۔

اوراگر آپ کی یہ مشکل حل نہ ہوسکے تو پھر اس میں کوئی مانع نہیں کہ آپ اپنے علاقہ اورملک کی شرعی عدالت سے فیصلہ کروائیں ، اورشرعی عدالت جو فیصلہ کردے ان شاء اللہ اس میں ہی کفائت ہے ، اللہ تعالی سب کو صحیح اعمال کی توفیق عطا فرمائے ۔

واللہ اعلم .